بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف صاحبِ کتاب؛ امام طحاوی رحمہ اللہ

مختصر تعارف:

نام: امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ ازدی الحجری المصری الطحاوی رحمہ اللہ۔

ولادت: 229ھ یا 239ھ۔ وفات: 321ھ

نسبت: یمن کے قبیلہ اَزد کی شاخ ازد حجر سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ازدی حجری کہلاتے ہیں۔ مصر کے علاقہ طحاء میں آپ کی ولادت ہوئی، اس وجہ سے مصری طحاوی کہا جاتا ہے۔

علمی گھرانہ ودینی ماحول:

آپ کے والد اور والدہ دونوں کا شمار ممتاز علماء میں ہوتا تھا، کتب اسماء الرجال میں آپ کی والدہ کو فقہ شافعی کے فقہاء میں شمار کیا گیا ہے، آپ کے والدین چونکہ صاحبِ علم وفضل تھے، اس لیے آپ کو گھر ہی سے دینی ماحول ملا۔

حصولِ تعلیم:

آپ کے ماموں امام ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے براہِ راست شاگرد تھے اور فقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے مختلف علاقوں؛ مثلاً: مصر، یمن، کوفہ، شام اور خراسان وغیرہ میں علمی اَسفار کیے اور مختلف اساتذہ ومشائخ سے مختلف علوم حاصل کیے، جن میں علم تفسیر، علم الکلام، علم حدیث اور علم فقہ سرِ فہرست ہیں۔

فقہی مسلک:

آپ کے ماموں اور استاد امام مزنی چونکہ شافعی المسلک تھے، اسی وجہ سے آپ بھی ابتداء میں فقہ شافعیہ کے پیروکار تھے۔ بعد میں آپ نے فقہ شافعیہ کو ترک کر کے فقہ حنفیہ کو اختیار کیا۔

فقہ شافعیہ ترک کرنے کا سبب:

فقہ شافعیہ سے فقہ حنفیہ کی طرف آنے کی وجہ کیا بنی؟ اس بارے میں علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ نے دو قول نقل کیے ہیں۔

[1]: جب مشہور حنفی عالم امام احمد بن ابی عمران مصر میں تشریف لائے تو آپ نے ان کی مجلس میں جا کر ان کے دلائل کو سنا، قوی دلائل سن کر آپ بہت متأثر ہوئے اور فقہ حنفی کو قبول کیا۔

[2]: آپ نے اپنے ماموں استاد امام مُزنی کو دیکھا کہ وہ مسائل کے حل کے لئے فقہ حنفیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں، ماموں کے اس طرزِ عمل نے آپ کو فقہ حنفیہ کے قریب کیا، چنانچہ آپ نے فقہ حنفیہ کو دیکھا، پڑھا، پرکھا۔ انجام کار آپ نے شافعیت سے حنفیت کی طرف رجوع کیا۔

فائدہ: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے ماموں استاد امام مُزنی رحمہ اللہ کے طرزِ عمل اور امام احمد بن ابی عمران رحمہ اللہ کے دلائل دونوں

کی وجہ سے حنفیت کی طرف آئے ہوں۔

وکیلِ احناف:

فقہ حنفیہ میں مسائل و احکام کے دلائل وبراہین پر آپ کو کمال ملکہ حاصل تھا، قدرت کی طرف سے آپ کو جن اوصاف و کمالات سے نوازا گیا ان میں سے ایک نمایاں وصف آپ کا منفرد طرزِ تکلم اور اسلوبِ تحریر ہے۔ قوتِ دلیل سے اپنے موقف کو ثابت کرنا اور اس پر وارد ہونے والے اعتراضات وشبہات کو دلنشین انداز میں رد کرنا آپ کا خاصہ تھا۔ بلامبالغہ آپ فقہ حنفیہ کے بے مثال وکیل تھے، فقہ حنفیہ میں آپ کی بے مثال علمی خدمات کے اعتراف میں آپ کو وکیلِ احناف مانا جاتا ہے۔

علمی مقام:

آپ کے علمی مقام کو سمجھنے کے لئے کئی ایک پہلو دیکھے جاسکتے ہیں:

[1]: **ہم عصرِ صحاحِ ستّہ:**

امام طحاوی رحمہ اللہ کو صحاح ستہ کے تمام جلیل القدر مصنفین کا زمانہ ملا۔

[2]: **بحر العلوم، جامع علوم وفنون:**

آپ علم وفضل کا سمندر تھے، بیک وقت آپ مفسر، متکلم، محدث، ناقد اور فقیہ تھے۔

ائمہ جرح وتعدیل نے آپ کو مذاہبِ اربعہ کا متبحر عالم قرار دیا ہے۔ آپ کے اسی علمی تبحر کی وجہ سے مشہور ائمہ مثلاً: امام ذہبی، ابن عبدالبر، ابن ندیم وغیرہ آپ کی علمی صلاحیتوں کے معترف نظر آتے تھے۔

[3]: **کثیر التصانیف:**

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1: احکام القرآن

یہ کتاب تفسیر میں آپ کی علمی مہارت کی دلیل ہے۔ 2 جلدوں میں چھپی ہے لیکن نامکمل چھپی ہے۔ اس کا ایک مخطوطہ ترکی کے مکتبہ وزیر کبریٰ میں رقم 814 کے تحت موجود ہے۔

2: شرح معانی الآثار

یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے۔ ذیل میں اس کا تفصیلی تعارف پیش کیا جائے گا۔

3: شرح مشکل الآثار

اس میں آپ نے متعارض احادیث میں پائے جانے والے ظاہری تضاد کو ختم کیا ہے۔ نیز احادیث سے استخراجِ احکام کا کام بھی کیا ہے۔

4: مسند الشافعی

آپ نے اس کتاب میں ان روایات کو جمع فرمایا جو اپنے ماموں امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے سنی تھیں۔

5: العقیدۃ الطحاویۃ

اس میں اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کو جمع کرکے ان کو ثابت کیا ہے اور مختلف فِرَقِ باطلہ کی تردید کی ہے۔

6: "اَلتَّسوِیَۃُ بَیْنَ حَدَّثَنَا وَ أَخْبَرَنَا"

یہ چھوٹا سار سالہ ہے، جس میں علم حدیث کی ایک اصطلاح "حَدَّثَنَا" اور "أَخْبَرَنَا" کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

7: اختلاف العلماء فی الفقہ

یہ بہت بڑی کتاب ہے۔ امام طحاوی کے بعض سوانح نگاروں کے بقول یہ کتاب تقریباً 130 جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کا اختصار حافظ ابو بکر الجصاص الرازی نے "مختصر اختلاف العلماء" کے نام سے کیا ہے۔ یہ اختصار دار الکتب العلمیہ بیروت سے 4 جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

تعارف کتاب؛ شرح معانی الآثار

تعارف کتاب:

اس کتاب کا نام شرح معانی الآثار ہے۔ نام سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ کسی معانی الآثار نامی کتاب کی شرح ہے جبکہ ایسا نہیں بلکہ یہ خود ایک مستقل کتاب ہے۔

اس کتاب کو سننِ طحاوی بھی کہتے ہیں، امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو فقہی ابواب کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے اور اس میں اختلافی مسائل کو جمع کیا ہے۔ اس میں آپ کا طرز یہ ہے کہ پہلے مذہب حنفی اور دوسرے مذاہب کے دلائل ذکر کرتے ہیں، پھر قال ابو جعفر کا عنوان قائم کرکے مذہب حنفی کے دلائل کی وجوہِ ترجیح بیان فرماتے ہیں اور دوسرے مذہب کے دلائل کے جوابات بھی دیتے ہیں۔ قال ابو جعفر کے تحت ہونے والی وضاحت کو "نظرِ طحاوی" کہا جاتا ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرح معانی الآثار میں عنوانات کی ترتیب "کتاب" اور "باب" کے لفظ سے قائم کی ہے، یعنی مرکزی عنوان "کتاب" قائم کیا، جیسے کتاب الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ وغیرہ، پھر اس کے تحت حسبِ ضرورت مختلف ابواب باندھے ہیں جیسے: "باب الماء یقع فیہ النجاسۃ" پھر ہر باب کے تحت اس سے متعلقہ احادیث و آثار کو نقل فرمایا ہے۔

سننِ طحاوی میں لفظ "کتاب" سے قائم کیے گئے عنوانات کی تعداد ستائیس (27) ہے، ابواب کی تعداد تین سو اڑتیس (338) ہے، جبکہ احادیث و آثار کی تعداد چار ہزار سات سو سڑسٹھ (4767) ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس کتاب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے مختلف مسائل میں متضاد روایات کو جمع کرکے ان میں تطبیق، ترجیح، یا نسخ کا راستہ اختیار کرکے نقلاً اور عقلاً راجح مذہب کو بیان فرمایا ہے۔

وجہِ تالیف:

امام طحاوی نے یہ کتاب کیوں لکھی؟ اس کی وجہ آپ نے خود کتاب کے مقدمہ میں بیان کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ:

- آپ کے دور میں بعض دھریوں اور منکرینِ حدیث افراد نے احادیث متعارضہ کا سہارا لے کر اسلام اور حجیت حدیث پر

اعتراضات کیے۔ بعض احباب نے شدید اصرار کیا کہ ان اعتراضات و شبہات کے کافی وافی جوابات دیں، حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہ کتاب لکھی اور بظاہر متعارض نظر آنے والی احادیث میں تطبیق، نسخ، تاویل، اور ترجیح کے ذریعے باہمی تعارض کو ختم فرمایا۔

- نیز اس دور میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو کسی ایک مسئلہ کے بارے میں متعارض روایات کو لے کر ائمہ فقہاء بالخصوص سید الفقہاء، سر تاج المحدثین، تلمیذِ صحابہ، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے کہ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے مؤقف کی بنیاد محض متعارض دلائل ہیں، حقیقی و مضبوط دلائل سے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کا موقف خالی ہے۔ تو اس کے جواب میں حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں نقلاً اور عقلاً حضرت امام صاحب کے مؤقف کو ایسا مدلل کیا کہ جس کی آج تک مثال نہیں ملتی۔
- اس کتاب کو لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بعض اَسلاف بیزار لوگوں نے ائمہ مجتہدین کے باہمی اختلاف پر فرقہ واریت اور دین کے ٹکڑے کرنے کا سوال کیا تو آپ نے یہ کتاب لکھ کر بتادیا کہ اس اختلاف کی وجہ حدیث و آثار کا اختلاف ہے۔

اسلوبِ کتاب:

امام طحاویؒ سب سے پہلے باب قائم کر کے مسئلہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد اپنی سند سے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں پھر مذھب قوم اِلٰی ھٰذا الآثار کہہ کر بتلاتے ہیں کہ ان روایات پر اہلِ علم کی ایک جماعت کا عمل ہے (لیکن نام نہیں لیتے) اس کے بعد و خالفوھم فی ذالك آخرون کہہ کر دیگر احادیث مرفوعہ، موقوفہ اور مقطوعہ لاتے ہیں پھر ان دونوں میں ممکن ہو تو تطبیق دیتے ہیں یا نسخ کو بیان کرتے ہیں وگرنہ پہلی قسم کی روایات کے دلائل کے جوابات دے کر آخر میں راجح مذہب پر عقلی دلیل پیش کر کے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کا نام لیتے ہیں۔

خصوصیاتِ کتاب:

1: یہ کتاب ان کتب میں شامل ہے جنہیں سنن کہا جاتا ہے، یعنی امام طحاوی نے اس کتاب میں فقہی ترتیب پر احادیث و آثار کو جمع فرمایا۔

2: امام طحاویؒ اس کتاب میں احادیث اپنی سند سے لاتے ہیں کسی کتاب سے نقل نہیں کرتے۔

3: ایک حدیث مبارک کو متعدد اَسناد کے ساتھ لاتے ہیں جس کی وجہ سے حدیث مبارک میں قوت آجاتی ہے۔

4: اس کتاب میں بہت ساری احادیث ایسی ہیں جو ائمہ صحاح ستہ نے اپنی کتب میں نقل کی ہیں۔

5: اس کتاب میں بہت ساری احادیث ایسی ہیں جس سے کتبِ ستہ خالی ہیں۔

6: اس میں احادیث ایسی بھی ہیں جو دیگر کتب احادیث میں سند ضعیف کے ساتھ منقول ہوتی ہیں تو آپ ان کی صحیح سند نقل کرتے ہیں۔

7: بعض روایات ایسی ہیں جو دیگر کتب احادیث میں منقول تو ہیں مگر ان میں سماع کی تصریح نہیں آپ اس روایت کو صراحتاً سماع کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

8: اگر ایک راوی عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو جائے، اس کے تلامذہ اس سے قبل الاختلاط اور بعد الاختلاط روایت سنیں تو امام طحاوی قبل الاختلاط سماع کی روایت ذکر کرتے ہیں۔

9: اگر ایک حدیث دیگر کتب حدیث میں مرسل یا منقطع ہو تو آپ اسے متصل ذکر کرتے ہیں۔

10: احادیث بیان کرنے کے دوران رواۃ کی تعلیم نسبت وغیرہ بھی بیان کرتے ہیں۔

11: متونِ حدیث میں مجمل کی تفسیر کرتے ہیں۔

12: احادیث مبارکہ پر حکم لگاتے ہیں، وجوہ اضطراب بیان کرتے ہیں، رواۃ پر کلام کرتے ہیں، جس کی وجہ سے آپ کی کتاب بیک وقت حدیث، فقہ اور جرح وتعدیل کا مجموعہ بن جاتی ہے۔

13: ترجمۃ الباب قائم کرکے مسئلہ بیان کرتے ہیں پھر اس مسئلے کے بارے میں دونوں قسم کی روایات لاتے ہیں، کس قسم پر کس فقیہ کا عمل ہے نام لیے بغیر بیان کرتے ہیں، پھر محققانہ کلام کرکے دونوں قسم کی روایات میں تطبیق ممکن نہ ہو تو نسخ یا ترجیح کی طرف جاتے ہیں اور آخر میں عقلی دلیل بیان کرکے مذہبِ راجح کی نشاندہی کرتے ہیں۔

14: آپ احادیث مرفوعہ کے ساتھ ساتھ احادیث موقوفہ اور مقطوعہ بھی لاتے ہیں۔

15: بسا اوقات آپ ایک حدیث لاتے ہیں جس کا ترجمۃ الباب سے بظاہر ربط نہیں ہوتا، آپ اس سے ایسا استدلال کرتے ہیں کہ جس سے حدیث اور ترجمۃ الباب میں ربط نمایاں ہو جاتا ہے۔

شروحات:

حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے اس کی کئی شروحات لکھی ہیں۔

1: معانی الاخبار فی رجال معانی الآثار:

یہ فقط طحاوی کے رجال اور اسناد پر ہے۔

2: معانی الاخبار فی شرح معانی الآثار:

اس میں صرف متون پر بحث کی گئی ہیں۔

3: نخب الافکار فی شرح معانی الآثار:

اس میں سند اور متن دونوں پر بحث کی گئی ہے۔

4: الحاوی فی تخریج احادیث معانی الآثار للطحاوی:

یہ شرح حافظ عبد القادر القرشی رحمہ اللہ نے لکھی ہے، اور اس میں یہ بتلایا ہے کہ کون سی روایت کون سی احادیث کی کتاب میں ہے۔

5: امانی الاخبار فی شرح معانی الآثار:

مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ نے سند اور متن پر خوب کام کیا ہے۔